مال بیچنے کے لیے کمیشن دینا یا ریٹ کم کرنا کیسا؟

ریفرینس نمبر:IEC-650 تاریخ:08-07-2025

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ ایک شخص کا ربڑ تیار کرنے کا کارخانہ ہے، جس میں وہ مال تیار کر کے کمپنیوں کو فراہم کرتا ہے۔ انہی کمپنیوں میں سے ایک کمپنی کا مینیجر غیر مسلم ہے جو کہ کمپنی کا ملازم ہے اور کمپنی ہی کی طرف سے مال خریدتا ہے۔ پہلے یہ مینیجر ربڑ کے کارخانے والے کو زیادہ مال کے آرڈر دیا کرتا تھا، لیکن اب وہ زیادہ تر آرڈر غیر مسلم کارخانے والوں کو دیتا ہے۔

اب مسئلہ یہ ہے کہ جو مال کارخانے میں تیار ہوتا ہے وہ زیادہ دیر تک رکھا نہیں جا سکتا، آرڈر کی کمی کی وجہ سے کچھ مشکلات کا سامنا ہے۔ اب اگر کارخانے والا زیادہ آرڈر وصول کرنے کے لیے مینیجر کو کچھ کمیشن دے دے تو کیا ایسا کرنا شرعاً جائز ہو گا؟

مزید یہ بھی رہنمائی فرمادیں کہ کمیشن دینے کے بجائے اگر کارخانے والا، کمپنی کو مال پر کچھ اضافی ڈسکاؤنٹ دے یعنی سستا بیچے تاکہ کمپنی اُسی سے مال خریدے، تو کیا یہ ڈسکاؤنٹ دینا شرعاً جائز ہو گا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

پوچھی گئی صورت میں کارخانے والے کا زیادہ آرڈر وصول کرنے کے لیے کمپنی کے مینیجر کو کمیشن دینا رشوت ہے کہ یہاں کمیشن دینے کا مقصد ہی یہ ہے کہ کارخانے والے کا مال نکلتا رہے اور اُس کا کام بنا رہے۔ فقہائے کرام کی تصریحات کے مطابق اپنا کام نکلوانے کے لیے دوسرے کو جو کچھ دیا جائے وہ رشوت ہے، اور رشوت کا لین دین سخت ناجائز و حرام، گناہ کبیرہ ہے، اس کی سخت وعیدات کتب احادیث میں بیان کی گئی ہیں، لہٰذا صورتِ مسئولہ میں کارخانے والے کا آرڈر کی وصولی کے لیے رشوت دینا ناجائز و حرام ہے، اس سے بچنا لازم و ضروری ہے۔

ہاں ! کارخانے والے کا زیادہ آرڈر کی وصولی کے لیے کمپنی کو سستا مال دینا ایک جائز معاملہ ہے کہ ہر شخص کو اپنی چیز کمی یا زیادتی کے ساتھ بیچنے کا اختیار ہے، تھوڑا نفع لے یا زیادہ، شرعاً اس میں کوئی ممانعت نہیں۔ مگر اتنا ضرور ہے کہ اس کے لیے جھوٹ یاد ھوکہ دہی کا ہر گز ارتکاب نہ کرے کہ یہ امور سخت ناجائز و حرام ہیں۔

رشوت دینے اور لینے کی مذمت پر جامع ترمذی میں ہے:

"لعن رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیه وآله وسلم الراشی والمرتشی"

یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم نے رشوت دینے اور لینے والے پر لعنت فرمائی۔

(جامع الترمذی، جلد3، صفحہ614، مطبوعہ مصر)

ایک اور حدیث پاک میں ہے:

"الراشی والمرتشی فی النار"

یعنی: رشوت دینے اور لینے والا آگ میں ہیں۔

(کنز العمال، جلد06، صفحہ113، مطبوعہ مؤسسۃ الرسالۃ)

مراۃ المناجیح میں ہے: "رشوت یا مال ہو یا کچھ اور چیز کہ رشوت دینا بھی حرام ہے اور لینا بھی حرام۔"

(مرآۃ المناجیح، جلد05، صفحہ300، مطبوعہ نعیمی کتب خانہ)

اپنا کام نکلوانے کے لیے کچھ دینا رشوت ہے۔ جیسا کہ علامہ ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ رشوت کی تعریف کرتے ہوئے فرماتے ہیں: "الرشوة بالکسر: ما یعطیه الشخص الحاکم وغیرہ لیحکم له او یحمله علی ما یرید "یعنی: رشوت زیر کے ساتھ اس چیز کا نام ہے، جو آدمی حاکم یا اس کے غیر کو دے تاکہ وہ اس کے حق میں فیصلہ کردے یا وہ چیز اسے اس کام پر اُبھارے، جو رشوت دینے والا چاہتا ہے۔

(ردالمحتار، ج8، ص42، مطبوعہ کوئٹہ)

بحر الرائق میں ہے: "أن الرشوة ما یعطیه بشرط أن یعینه "یعنی: رشوت وہ مال ہے، جو اس شرط کے ساتھ دیا جائے کہ رشوت لینے والا رشوت دینے والے کی کسی معاملے میں مدد کرے گا۔

(بحر الرائق، جلد6، صفحہ285، مطبوعہ بیروت)

فتاوی رضویہ میں ہے:”رشوت لینا مطلقاً حرام ہے کسی حالت میں جائز نہیں، جو پرایا حق دبانے کے لئے دیا جائے رشوت ہے **یوہیں جو اپنا کام بنانے کے لئے حاکم کو دیا جائے رشوت ہے۔**“

(فتاوی رضویہ، جلد23، صفحہ597، رضا فاونڈیشن، لاہور)

دوسرے مقام پر امام اہل سنت سیدی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ ایک سوال کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں:”بیع تو اس میں (سودا بیچنے والے) اور خریداروں میں ہوگی، یہ (اسٹیشن پر سودا بیچنے کا ٹھیکہ لینے والا) ریل والوں کو روپیہ صرف اس بات کا دیتا ہے کہ میں ہی بیچوں، دوسرا نہ بیچنے پائے، یہ شرعاً خالص رشوت ہے۔“

(فتاویٰ رضویہ، ج19، ص559، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

ہر شخص کو اپنی چیز کم یا زیادہ پر بیچنے کا اختیار ہے جیسا کہ فتاوی امجدیہ میں ہے:”بیع میں ثمن کو معین کرنا ضروری ہے، درِ مختار میں ہے:” وشرط لصحته معرفة قدر مبيع وثمن“ اور جب ثمن معین کر دیا جائے تو بیع چاہے نقد ہو یا ادھار، سب جائز ہے۔۔۔ **ہر شخص کو اختیار ہے کہ اپنی چیز کم یا زیادہ، جس قیمت پر مناسب جانے بیع کرے، تھوڑا نفع لے زیادہ، شرع سے اس کی ممانعت نہیں۔**“

(فتاوی امجدیہ، ج03، ص181، مکتبہ رضویہ، کراچی، ملتقطاً)

واللہ اعلم عزوجل **و رسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــہ

ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری مدنی

12محرم الحرام1447ھ/08جولائی2025ء

نوٹ: مرکز الاقتصاد الاسلامی (Islamic Economics Centre) کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت اور مرکز الاقتصاد الاسلامی (Islamic Economics Centre) کی ویب سائٹ اور مرکز الاقتصاد الاسلامی کے فیس بک پیج islamicEconomicsCentre سے کی جاسکتی ہے۔
دار الافتاء اہل سنت ویب سائٹ www.fatwaqa.com | مرکز الاقتصاد الاسلامی (Islamic Economics Centre) کی ویب سائٹ www.iecdawateislami.com
ایڈریس: فیضان پلاٹ نزد حنفیہ مجاہدین مسجد متصل عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ
Email:appointment@iecdawateislami.com